رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

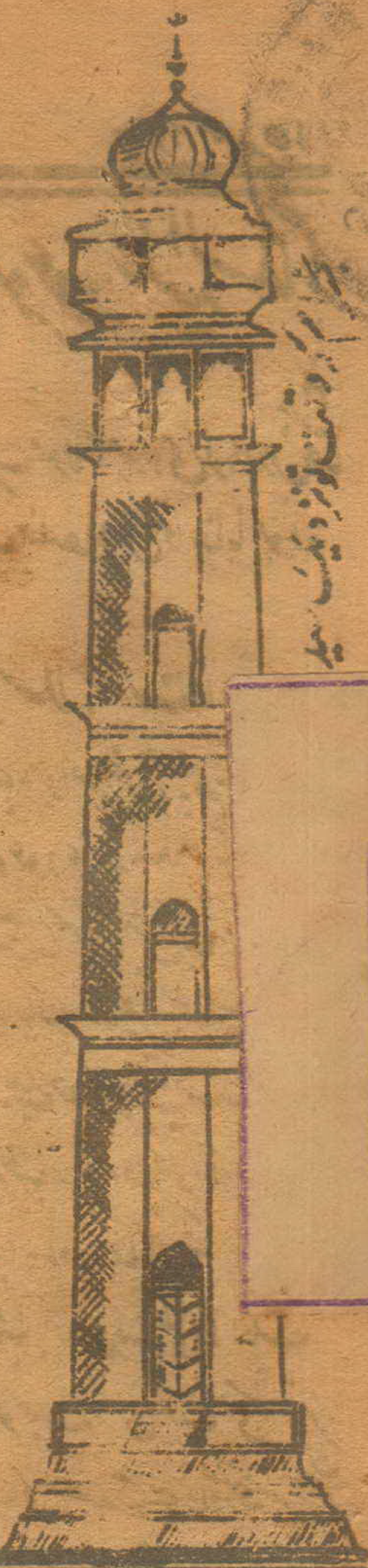

سب سے پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے ... [illegible]

فاروق

ایڈیٹر و پروپرائیٹر میر قاسم علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ جون ۱۹۲۰ء یوم پنجشنبہ | نمبر ۱۵

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ اور خدمت اسلام و اشاعت سلسلہ میں منہمک۔

(۲) عید الفطر بروز جمعہ ۱۸ جون ۱۹۲۰ء کو دارالامان میں ہوئی اور قریباً بیس آدمیوں نے ۲۹ رمضان کو چاند دیکھا اور شہادت دی۔ حضرت صاحب نے بھی چاند دیکھا۔

(۳) کلکتہ کی احمدی جماعت کو خدا کے فضل سے رمضان کا بہت نادر موقعہ مل گیا کہ حافظ محمد صاحب بھیروی احمدی وہاں موجود تھے۔ جنہوں نے قرآن مجید سنایا۔ اور جناب عمر حیات صاحب ایک فراخ دل غیر احمدی رئیس نے اپنے کارخانہ کا وسیع صحن احمدیوں کو نماز کیلئے عطا فرمایا اور خود بھی معہ دیگر چند غیر احمدیوں کے شامل نماز ہوتے رہے اللہ تعالے آپکو جزاء خیر دے اور توفیق شمولیت سلسلہ عطا کرے۔ آمین

درخواست دعا۔ برادرم سراج الحق صاحب پٹیالوی چند مشکلات اور عوارض میں مبتلا ہیں احباب سے خاص طور پر دعا کے ملتجی ہیں۔

(۵) خطاب۔ اخویم سردار محمد ایوب خان صاحب رسالدار بہادر کیمل کور کیمپ کہرگی علاقہ بلوچستان کو گورنمنٹ عالیہ نے بہادری کا خطاب عطا فرما کر عزت بخشی ہے۔ فاروق سردار صاحب کو مبارکباد عرض کرتا اور تمام جماعت کی طرف سے گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ خدا تعالے اس خطاب کو حاکم و محکوم کے لئے بابرکت کرکے مزید ترقی کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

الہدیٰ شافی ہے

مندرجہ ذیل ادویہ کو پورے تجربہ کے بعد نہایت مفید پایا ہے چنانچہ اسکے استعمال سے نوے فیصدی مریض بالکل صحتیاب ہوئے ہیں۔ اسلئے یہ رعایت رکھدی ہے۔ کہ اگر کسی شخص کو فائدہ نہ ہو تو حلفیہ بیان کرکے اپنی قیمت واپس لے سکتا ہے حلف جسطرح ہم لکھیں اسطرح اٹھانی ہوگی۔ مریض کو اپنے پورے حالات لکھنے پر دوائی ارسال ہوگی بغیر تشخیص مرض دوا نہ بھیجی جائیگی۔

سفوف دافع جریان و سیلان رحم مردوں اور عورتوں کے لئے فی تولہ ۲ ر

گولیاں دافع احتباس یعنی جس عورت کو ماہوار ایام کم آتے ہوں یا بالکل بند ہوں یا سخت درد سے آتے ہوں یا مدت معینہ سے کم و بیش دنوں میں آتا ہو۔ فی گولی ۲ ر

گولیاں دافع استحاضہ جس عورت کو ماہواری خون کثرت سے آتا ہو یا مہینہ میں ۲ تین بار آتا ہو جسکی وجہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاروقی خضاب

یہ خضاب نو ایجاد جسکا نشان (ٹریڈ مارک) منارۃ المسیح ہے بالوں کو سیاہ کرنے میں لاثانی ہے۔ اسکو لگا کر باندھنے وغیرہ کی کوئی دقت نہیں۔ چند منٹوں میں بال سیاہ ہو کر مثل ریشم کے ہوجاتے ہیں۔ کسی قسم کی سوزش یا تکلیف مثل بعض دیگر خضابوں کے اسکے لگانے سے نہیں ہوتی۔ عورتوں اور مردوں کو یکساں مفید ہے۔ ایک لمبے تجربہ کے بعد ہم یہ کہنے کے قابل ہوگئے ہیں کہ ہمارا خضاب عمدگی اور ارزانی میں موجودہ تمام خضابوں سے بڑھکر ہے۔ ایکبار تھوڑے سے پیسے خرچ کرکے اسکو منگا کر آزمائیے۔ اگر واقعی اچھا ہو تو ہمیشہ لگائیے۔ ورنہ پھر کبھی اسکے نزدیک نہ جائیے۔ یا تو چند پیسے ہیں اگر تجربہ آپ سے ٹھگ لئے۔ یا انشاء اللہ ہمیشہ کیلئے آپ ہمارے خریدار ہوگئے۔ آزمائش شرط ہے۔ یہ کاٹھ کی ہانڈی نہیں جو ایکدفعہ چڑھے پھر رکھتے جل جاوے۔ قیمت ایک شیشی ایک اونس معہ برش ۱۲ر تین شیشی ایک برش ۲ چھ شیشی ایک برش ۳
محصولڈاک معہ پیکنگ خرچ ایک شیشی ۵ر تین شیشی ۸ر چھ شیشی ۱۲ر
عمر اینڈ برادرز الفضل سٹریٹ فاروقی منزل قادیان ضلع گورداسپور

خالص ایرانی قالین

میں نے خدا کے فضل سے سرکاری ملازمت کو پورا کر کے پنشن حاصل کر لی ہے اور کوئٹہ میں غالیچہ قالین کی تجارت شروع کی ہے یہاں کابل سے براہ راست ایران سے قالین لیکر آتے ہیں وہ ان سے قالین خرید لئے جاتے ہیں۔ جو پنجاب اور کوئٹہ کی نسبت بہت عمدہ اور ارزاں ملتے ہیں علاوہ ازیں پشم دنبہ۔ عناب۔ پستہ۔ بادام۔ چھٹ ادنی۔ لادنیگی وغیرہ اشیاء بھی یہاں بکثرت آتی رہتی ہیں۔ جن اصحاب کو عمدہ اور ارزاں نیز قابل اطمینان اشیاء ہر قسم بالا کی ضرورت ہو وہ پتہ ذیل سے خط وکتابت کرکے خرید سکتے ہیں ایک دفعہ آزما کر تجربہ کر لو۔

المشتہر
بابو محمد عمر حیات منشی اعدادی معرفت جوہری خدا بخش صاحب تحصیلدار دالبندین براہ نوشکی (بلوچستان)

مجرب دوائیں طلب فرمائیں

(۱) شربت فولاد۔ جو طاقت اور خون صالح پیدا کرتا ہے۔ قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے اعضاء رئیسہ کو تقویت بخشتا ہے فی بوتل کلاں عہ

(۲) شربت دافع قبض۔ قبض کو رفع کرتا ہے اور بلا کسی ضعف و کمزوری کے اجابت بافراغت روزانہ ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کا پرہیز نہیں فی بوتل کلاں عہ

(۳) چٹنی۔ نہایت خوش ذائقہ ہے غذا کو ہضم کرتی اور اشتہا کو بڑھاتی ہے۔ فی سیر ایک روپیہ عہ

(۴) بخار کی گولیاں۔ یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کو دور کرکے خون کو صاف کرتی ہیں اور قبض نہیں ہونے دیتیں۔ فی درجن ۴ر

(۵) حب قبض کشا۔ ہر قسم کے قبض کو دفع کرتی ہیں۔ اور بھوک لگاتی ہیں۔ فی درجن ۴ر

(۶) علاوہ ازیں ایسے مایوس مریضوں کا جنکے اولاد نہیں ہوتی۔ اور تمام عمر علاج کرتے کرتے گذر گئی۔ اور پھر ناکام رہے۔ خدا کے فضل سے اگر وہ میرا علاج شروع کردیں تو انشاء اللہ اس قادر مطلق کے حکم سے اور حضرت مسیح موعود کے صدقہ سے انکے گھر اولاد ہوگی جو مفصل حالات لکھکر بھیجدیں انکا علاج کیا جائیگا۔ اور کامیابی خدا کے فضل و رحم سے ضرور ہوگی۔ خدا کی ذات سے ناامید ہونا مومن کی شان نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس عاجز کے تیار کردہ شربت فولاد اور چٹنی کا استعمال فرمایا ہے۔ ہر دو ادویات کو مفید پاکر ارشاد کیا ہے کہ میری تیار کردہ ادویات کو حاجتمند احباب ضرور استعمال کریں۔ میں اور دوائیں بھی تیار کرتا ہوں جنکی تفصیل مفصلہ ذیل پتہ سے خط وکتابت کرنے پر معلوم ہوسکتی ہے۔
ادویات مندرجہ بالا سریع التاثیر اور مفید تر ہیں محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر
حکیم نور احمد احمدی اینڈ کوتا جنہ پیٹھنہ۔ اکولا برار۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا۔

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت مفید فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر والحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ بہت لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ الحمد للہ علی ذالک
میں اس سرمہ اور ممیرے کو پھر اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کو استعمال کریں حضرت حکیم الامۃ نے اسکے متعلق فرمایا "برائے امراض چشم بسیار مفید است" پڑبال دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل۔ اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند و دیگر امراض کیلئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۶ر اصلی ممیرا کی قیمت فی تولہ ۱؎ یہ سرمہ جسکی آنکھیں دکھتی ہوں انکے لئے بہت مفید ہے اور مجرب ہے مقوی بصر خصوصاً طلباء کیلئے
ست سلاجیت محیط اعظم سے نقل کیا ہے جسکی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی الطعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقاء زردی رنگ و تنگی نفس دق و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست وغیرہ امراض کے لئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود بہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول فی تولہ عہ

المشتہر
احمد نور کابلی۔ تاجر مہاجر قادیان دارالامان
ضلع گورداسپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان ۲۴ جون ۱۹۲۰ء

کلام الامام

ایمان کیوں پیدا ہوتا ہے

قرآن شریف سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جب انسان کی فطرت میں سعادت اور رائیک مناسبت نہ ہو۔ ایمان پیدا نہیں ہوتا۔ خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل اگرچہ کھلے کھلے نشان لیکر آتے ہیں مگر اسمیں بھی کوئی شبہ نہیں کہ ان نشانوں میں ابتلا اور خفا کے پہلو بھی ضرور ہوتے ہیں۔ سعید جو باریک بیں اور دوربیں نگاہ رکھتے ہیں اپنی سعادت اور مناسبت فطرت سے ان امور کو جو دوسروں کی نگاہ میں مخفی ہوتے ہیں دیکھ لیتے ہیں اور ایمان لے آتے ہیں لیکن جو سطحی خیال کے لوگ ہوتے ہیں اور جنکی فطرت کو سعادت اور رشد سے کوئی مناسبت اور حصہ نہیں ہوتا وہ انکار کرتے ہیں اور تکذیب پر آمادہ ہو جاتے ہیں جسکا بُرا نتیجہ انکو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

دیکھو مکہ معظمہ میں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ تو ابوجہل بھی مکہ ہی میں تھا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی مکہ ہی کے تھے۔ لیکن ابو بکرؓ کی فطرت کو سچائی کے قبول کرنے کے ساتھ کچھ ایسی مناسبت تھی کہ ابھی آپ شہر میں بھی داخل نہیں ہوئے تھے راستہ ہی میں جب ایک شخص سے پوچھا کہ کوئی نئی خبر سناؤ۔ اور اس نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو وہیں جگہ ایمان لے آئے۔ اور کوئی معجزہ اور نشان نہیں مانگا۔ اگرچہ بعد میں بے انتہا معجزات آپ نے دیکھے۔ اور خود ایک آیت ٹھیرے۔ لیکن ابوجہل نے باوجودیکہ ہزاروں ہزار نشان دیکھے لیکن وہ مخالفت اور انکار سے باز نہ آیا اور تکذیب ہی کرتا رہا۔ اس میں کیا سر تھا۔ پیدائش دونوں کی ایک ہی جگہ کی تھی۔ ایک صدیق ٹھیرتا ہے۔ اور دوسرا جو ابوالحکم کہلاتا تھا۔ وہ ابوجہل بنتا ہے۔ اسمیں یہی راز تھا کہ اسکی فطرت کو سچائی کے ساتھ کوئی مناسبت ہی نہ تھی۔ غرض ایمانی امور مناسبت ہی پر منحصر ہیں جب مناسبت ہوتی ہے۔ تو وہ خود معلم بن جاتی ہے۔ اور امور حقہ کی تعلیم دیتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اہل مناسبت کا وجود بھی ایک نشان ہوتا ہے۔

میں بصیرت اور یقین کے ساتھ کہتا ہوں اور میں وہ قوت اپنی آنکھوں سے دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہوں مگر افسوس ہیں اس دنیا کے فرزند انکو کیونکر دکھا سکوں کہ وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ اور سنتے ہوئے نہیں سنتے ہیں۔ وہ وقت ضرور آئیگا۔ کہ خدا تعالےٰ سب کی آنکھیں کھول دیگا۔ اور میری سچائی روز روشن کیطرح دنیا پر کھل جائیگی۔ لیکن وہ وقت وہ ہوگا کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا۔ اور پھر کوئی ایمان سودمند نہ ہو سکے گا۔ میرے پاس وہی آتا ہے جسکی فطرت میں حق سے محبت اور اہل حق کی عظمت ہوتی ہے۔ جسکی فطرت سلیم ہے وہ دور سے اس خوشبو کو جو سچائی کی میرے ساتھ ہے۔ سونگتا ہے اور اسی کشش کے ذریعہ سے جو خدا تعالےٰ اپنے ماموروں کو عطا کرتا ہے میری طرف اس طرح کھنچے چلے آتے ہیں۔ جیسے لوہا مقناطیس کی طرف جاتا ہے۔ لیکن جسکی فطرت میں سلامت روی نہیں ہے۔ اور جو مردہ طبیعت کے ہیں انکو میری باتیں سودمند نہیں معلوم ہوتی ہیں۔ وہ ابتلا میں پڑتے ہیں اور انکار پر انکار اور تکذیب پر تکذیب کر کے اپنی عاقبت کو خراب کرتے ہیں۔ اور اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے کہ انکا انجام کیا ہونیوالا ہے میری مخالفت کرنے والے کیا نفع اٹھائینگے۔ کیا مجھ سے پہلے آنیوالے صادقوں کی مخالفت کرنے والوں نے کوئی فائدہ کبھی اٹھایا ہے۔؟ اگر وہ نامراد اور خاسر رہ کر اس دنیا سے اٹھے ہیں تو میرا مخالف اپنے ایسے ہی انجام سے ڈر جاوے کیونکہ میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں صادق ہوں میرا انکار اچھے ثمرات نہیں پیدا کرے گا۔ مبارک وہی ہیں جو انکار کی لعنت سے بچتے ہیں۔ اور اپنے ایمان کی فکر کرتے ہیں۔

حسن ظنی سے کام لیتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے ماموروں کی صحبت سے فائدہ اٹھاتے ہیں ان کا ایمان انکو ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ برومند کرتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ صادق کی شناخت کے لئے بہت مشکلات نہیں ہیں۔ ہر ایک آدمی اگر انصاف اور عقل کو ہاتھ سے نہ دے اور خدا کا خوف مدنظر رکھ کر صادق کو پرکھے تو وہ غلطی سے بچا لیا جاتا ہے۔ الحکم نمبر ۲۱ جلد ۶

اطلاع سوم

پہلے دو بار اطلاع دی جا چکی ہے کہ فاروق کی ششماہی اول [illegible] ختم ہو گئی اور دوسری ششماہی [illegible] شروع ہوگی جن خریداروں کے ذمہ ششماہی اول کا [illegible] ہے [illegible] نام دوسری ششماہی کا [illegible] ارسال ہوگا۔ وصول نہ ہونے پر [illegible] واپس [illegible] کوئی اطلاع [illegible] منیجر فاروق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے زمینداروں کا موجودہ مذاق

یہ عام شکایت ہے کہ دن بدن زمینداروں کا مذاق خراب ہوتا جاتا ہے۔ ہم اُن کی تقسیم اعلیٰ و متوسط و ادنےٰ تین درجوں پر کر لیتے ہیں۔ حالانکہ اعلیٰ درجہ کا زمیندار شاید ہندوستان بھر میں نہ ملے۔ پہلے ہم متوسط درجہ سے شروع ہوتے ہیں۔

متوسط درجہ کے زمیندار

ہماری زبان میں اُن کے لئے سفید پوش کا لفظ زیادہ موزوں ہوگا۔ بعض انہیں سے نمبرداری کے طالب بعض ذیلداری کے خواستگار بعض کسی ممبری کے خواہشمند بعض آنریری مجسٹریٹی کے جویاں۔ یہ لوگ پولیس اور سول اور مال وغیرہ افسران کی جائز یا ناجائز خوشامد میں لگے رہتے ہیں۔ جوں ہی ان کے گاؤں کے قریب تر کوئی ملازم آیا اور وہ سایہ کی طرح اسکے ساتھ ہیں۔ اپنے ارادہ پر کامیاب تو شاید ایک دو فیصدی ہوتے ہوں۔ جہاں ایک آسامی ہو اور سو آدمی اس کے خواہشمند ہوں تو لاٹری کی طرح ان کو امید تو سوواں حصہ ہی ہے۔ مگر ہر ایک آدمی اپنے دل میں منصوبہ باندھ لیتا ہے کہ میں ضرور کامیاب ہوجاؤنگا۔ اس میں اور لاٹری میں صرف اتنا فرق ہے کہ لاٹری میں کوئی زبانی اُمید بڑھانے والا نہیں ہوتا اور اسمیں بہت سے ہوا خواہ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو بھی تھوڑی بہت گمان کی امید کو بڑھاتے رہتے ہیں۔ اور اگر ان کا اتفاق سے کبھی اعلیٰ عہدہ دار کا ساتھ ہوجائے تو پھولے نہیں سماتے۔ واپسی اور راستہ میں اور گھر میں ہزاروں فخریہ من گھڑت باتیں لوگوں کو سناتے ہیں۔ اور اپنے دل میں خیال کرتے ہیں کہ سامعین کی نظروں میں ہماری عزت بہت کچھ بڑھ گئی ہے۔ لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنے کا وعدہ کرتے ہیں اور چھوچھا کرکے مزے اوڑاتے ہیں اُن کو کچھ خبر نہیں کہ ہم اپنے آپ کو اور اپنے بھائیوں کو برباد کر رہے ہیں معلوم ہوتا ہے۔ وہ اپنی قیمت کچھ نہیں سمجھتے۔ اگر وہ گھر میں رہتے اور وہ اپنی زراعتی پیداوار کو بڑھاتے تو ہزاروں روپیہ پیدا کرتے۔ مگر ان کو تو زراعت سے اسقدر نفرت ہے کہ کبھی اُن سے پوچھا جائے کہ چودھری صاحب آپ نے کبھی اپنے ہاتھ سے ہل چلایا ہے۔ تو وہ یہ کہنا اپنا فخر سمجھیگا کہ خدا نے اس سے تو بچائے رکھا۔

اعلیٰ درجہ کے زمیندار

اب اعلےٰ درجہ کے زمینداروں کا حال سُنئے اس میں بہت سے صاحب تو ایسے ہیں۔ کہ اپنے زمینداری اوزاروں کا نام تک نہیں جانتے۔ اور اپنے ڈریس کی چیزوں میں سے تو کنگھائی اور کالر تک جانتے ہیں۔ کھیت میں شاید اُن کا گزر اس وقت ہوجاتا ہو جب کوئی شکار شکاری کتوں کی گرفت سے نکل کر کھیت میں گھس جائے۔ اور اس کا گھوڑا اہوں کر کتوں کے پیچھے چلا جائے۔ اس وقت ان کے منہ سے ایسے نامبارک الفاظ نکلیں گے۔ اگر یہ کھیت نہ ہوتا۔ تو کتوں نے پکڑ ہی لیا ہوتا۔ بعض ایسے ہیں کہ ان کو لوگ سمجھدار کہتے ہیں اور دور تک ان کا رسوخ بھی ہے۔ ان کو یہ دُھن چڑہی ہوئی ہے کہ ہم کو کوئی اعلےٰ خطاب ملجائے یا کوئی اعلیٰ درجہ کی ممبری حاصل ہوجائے۔ اسی غرض کے لئے وہ حکام کی خوشامد کرتے ہیں اعلیٰ اعلیٰ قسم کے بوٹ تیار رہوتے ہیں۔ کثیر لاگت سے کوٹھیاں تیار کرتے ہیں۔ پھر اس کے سامان تیار کرتے ہیں۔ اور سجانے میں جدوجہد کرتے ہیں جسقدر اپنی زمینداری کی آمدنی ہوتی ہے وہ اُن کے قرضہ کے سود ہی کی کفایت نہیں کرتی اُن کے مکانات کا ملاحظہ کروگے تو اعلیٰ یورپین افسروں کو مات کرینگے۔ لیکن مکین کی تلاش کروگے تو بس اس میں .... پاؤگے اس میں سے بہت تھوڑے آدمی ہیں جو زمیندار کی تعریف میں آسکتے ہیں۔ اور وہ بھی اپنی نمائش اور نمود میں ہزاروں روپیہ ضائع کرتے ہیں۔ مگر زراعتی نمائش کے لئے ایک پیسہ خرچ کرنا نہیں چاہتے۔ اگر یہ سنیں کہ فلاں شہر یا قصبہ میں یورپین تھئیٹر ہے تو تمام رات آنکھوں سے نکال دیں۔ اور اگر ان کو یہ کہا جائے کہ فلاں جگہ پر یورپین زراعتی اوزار ہیں۔ تو ناک بھوں چڑہائیں۔ ان کو یہ معلوم نہیں کہ ہمارے مزارعہ کیسے ہیں ان کے پاس زراعتی سامان بیل۔ ہل۔ بیج کیسا ہے۔ اگر وہ اپنے مزارعین کا سامان انکو قرضہ دیکر درست کرائیں تو سوائی ڈیوڑہی پیداوار اٹھائیں۔ کسی زمیں کی زمین کا ملاحظہ کرو۔ ہر طرح سے خراب کیا اس نے اس کو برباد کر دیا ہے۔ پیداوار ایک چوتھائی بھی نہیں ہوئی۔ جہاں چاہات کی ضرورت ہے وہاں نیر کنوئیں نہیں لگا سکتے۔ ہاں یہ ضرور ہوگا۔ کہ اپنی گھوڑیاں کہیں چھوڑ کر مزارعان کی کھیتی اجاڑ دینگے۔

ادنےٰ درجہ کے زمیندار

اب ادنےٰ زمینداروں کا حال سنئے۔ یہ بیچارے ایسے مصیبت زدہ ہیں کہ ان کو اپنے کاروبار زراعت سے ذرا فرصت نہیں ان کو باوجود اسقدر محنت شاقہ کے دو وقت پیٹ بھر کے روٹی بھی نصیب نہیں ہوتی۔ ادنےٰ فرد دار کی حالت اچھی ہے مگر اس کی نہیں۔ نہ ان کو کچھ اپنی ترقی کی سمجھ ہے نہ خیال۔ نہ ان کو کوئی سمجھانے والا ہے۔ نہ ان کا کوئی دل بڑھانے والا۔ یہ وہ فرقہ ہے جن کا ترقی کے میدان میں عدم وجود برابر ہے۔ یہ ہی بڑا گروہ ہے جن کی دستگیری نہایت ضروری ہے۔ مگر دستگیری کرے تو کرے کون۔ اعلیٰ اور اوسط گروہ اُن سے بالکل لاپرواہ۔ جب تک ادنےٰ درجہ زراعت پیشہ کی حالت نہ سنورے زراعتی ترقی نہیں ہوسکتی۔ ان کو دوسرے لوگ ہی صرف ذلیل نہیں سمجھتے۔ بلکہ وہ خود بھی اپنے آپ کو ذلیل اور ناکارہ سمجھتے ہیں۔ ادنے کسیا ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اودنے چپڑاسی بے حیثیت فرکوری ادنے کارندہ ان پر حکومت کرتے ہیں۔ اور ایسی سخت اور ظالمانہ حکومت کرتے ہیں کہ گالی گلوچ اور سخت کلامی بلکہ جوتی پیزار اس کا مبدا کلام ہے۔ ہماری گورنمنٹ کا یہ منشا ہرگز نہیں ہے کہ اُن پر کسی قسم کی سختی کی جائے۔ پس اسکا علاج یہ ہے کہ متوسط درجہ کے زمیندار اپنی خیالی ترقی کے خیالات کو چھوڑ کر اپنے ادنے بھائیوں کی دستگیری کریں۔ اور تھوڑے دنوں میں دیکھیں انکی عزت سرکار میں۔ زمیندار کی ہیں۔ غیر زمیندار دنیں کسقدر بڑھتی ہے۔ اعلیٰ آدمیوں کو بالفعل ان کے حال پر چھوڑ دو۔ وہ پونڑوں کے بگڑے ہوئے ہیں۔ ان کو خدا ہی سنواریگا۔ ان کی جائداد کو گھن لگا ہوا ہے۔ اور ایسا گھن جسکو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ اس لکڑی کی کائنات بہت تھوڑی ہے جس قدر جلدی ہضم کر لیا جائے اچھا ہے۔ جو لوگ جھوٹی شہرتوں پر مرتے ہیں۔ آخر اسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اگر کسیکو کوئی خطاب مل گیا تو کیا ہوا۔ نہ وہ میٹھا ہے نہ کھٹا۔ نہ انکیں اتنی طاقت ہے کہ اپنے بوجھ کو آپ اٹھاے جوں جوں لوگ زیادہ خواستگار ہوتے جاتے ہیں۔ × × ×

خطابوں کی قیمت بڑھتی جاتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ایسے خطاب حاصل کرنا جرم ہیں۔ بلکہ خطاب کے حاصل ہونے کے کوئی خاص اسباب ہوں جن کی بابت ہماری گورنمنٹ اور پبلک کو خیال کرنا چاہئیے۔

گورنمنٹ سے درخواست اگر ہماری گورنمنٹ صرف اتنا کام کر دے کہ ہر ایک گاؤں میں ایک کتاب (انسپکشن بک) چھوڑ دے اور جب کسی یورپین افسر کا گذر ہو تو جو کچھ اسکا حال ہے درج کرتے رہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ نمبرداروں اور ذیلداروں کا امتحان سالانہ یا دوسرے سال صرف زراعت کے متعلق ہوا کرے۔ اعلےٰ افسران اُن کے پرچے بنائیں۔ جو خواندہ ہوں وہ اپنے پرچے خود لکھیں۔ اور جو ناخواندہ ہوں اُن کو جواب لکھنے کے لئے کوئی غیر زمیندار خواندہ دیا جائے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ نمبرداروں اور ذیلداروں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ممبروں کے لئے تعلیم لازمی ہو جائے۔ اور جو موروثی عہدے مثلاً نمبرداری ہے۔ ان کے لئے تعلیم کا لازمی ہونا ضروری ہے۔ تاکہ وہ اپنی اولاد کو تعلیم دے لیں

چہارم زمینداروں میں جو تعلیم یافتہ ہوں ان پر کچھ خاص توجہ ہو

ہمارے احمدی زمیندار ایسے مفید مضامین لکھا کریں۔

مسئلہ خلافت کا حل

ایک انگریز پروفیسر کی رائے

پروفیسر آرنلڈ۔ جے۔ ٹوئنبی جو بیزنطین اور یونانی زبان اور ادب اور تاریخ کے لندن یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ اور حال میں پیرس کی صلح کانفرنس میں برٹش نیابت کی مشرق وسطیٰ کی شاخ کے ممبر کی حیثیت سے گئے تھے۔ انہوں نے رسالہ کنٹمپوریری ریویو میں مسئلہ خلافت کے متعلق ایک دلچسپ مضمون لکھا ہے۔

پروفیسر موصوف نے مضمون کے شروع میں لکھا ہے کہ عثمانی سلطان کے اس دعوے کو کہ وہ انکا خلیفہ اور بادشاہ ہے۔ اسکی عربی زبان بولنے والی رعایا کے بڑے حصے نے مسترد کر دیا۔ اور اس معاملہ کو وہ اس قدر سختی سے محسوس کرتے تھے۔ کہ انہوں نے اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے جنگ کی بخلاف اسکے ہندوستان کے سنی مسلمان جو کبھی سلطنت عثمانیہ کی رعایا نہ تھے۔ اور نہ کبھی بننا چاہتے ہیں۔ عثمانی خلیفہ کے ایسے سرگرم حامی ہیں۔ کہ وہ برطانوی گورنمنٹ پر صلح ہنگامی کے بعد سے برابر زور ڈال رہے ہیں۔ کہ صلح نامہ میں کوئی ایسی شرط منظور نہ کرے جس سے سلطان ٹرکی کا حق خلافت اسلام کمزور ہو جاوے۔

"اب چونکہ ہندوستان کے سنی مسلمان ہمارے خواجہ تاش ہیں۔ اور عثمانی سلطنت کی سابق عرب رعایا ہمارے رفیق ہیں۔ ان کے مابین جو امر متنازعہ ہے۔ اسمیں تمام اسلامی دنیا کو دلچسپی ہے۔ نہ مصری سوڈان کے مہدی فرقے کے مصلح نہ صحرا لیبیا کے سنوسی یا وسط عرب کے وہابی سلطان کو خلیفہ تسلیم کرتے ہیں۔ کیا ان میں سے کوئی فریق بھی بحیثیت مجموعی مسلمانوں کی نیابت کر سکتا ہے؟ کیا ان اختلاف کے تحت میں ہم کوئی ایک ایسا پہلو دریافت کر سکتے ہیں۔ جو مسلمانوں کے مشترکہ نقطۂ خیال کا مظہر ہو؟ اور اگر یہ ممکن ہو تو کیا وہ ایسا پہلو ہو سکتا ہے جس سے ہم بھی اتفاق کر سکیں؟"

سیاسی اور روحانی اقتدار

پروفیسر موصوف لکھتے ہیں کہ "ہندوستان کے سنی کہتے ہیں کہ خلیفہ "روحانی" نہیں۔ بلکہ دنیوی یا بالفاظ دیگر ایک سیاسی حاکم ہوتا ہے۔ لیکن جس حد تک سلطنت ٹرکی کے تاجدار کی حیثیت سے اسکے اقتدار کو کمزور کرینگے۔ اسی حد تک گویا بطور خلیفہ کے اسے ضعف پہنچے گا۔

"قرون اولے کے خلفا بلاشبہ سیاسی بادشاہ تھے۔ لیکن جب تاریخ خلافت میں ہم آگے بڑھتے ہیں۔ تو دو حالتیں نظر آتی ہیں۔ جن سے اس کی اصلی نوعیت میں بہت کچھ تبدیلی واقع ہو گئی۔ مختلف دعویداروں کے مابین اس کی تقسیم ہوئی نیز معمولی سیاسی اقتدار کے استعمال سے خلافت محروم ہو گئی۔"

آجکل عثمانی خلیفہ کو اہل تشیع نہیں مانتے ہیں اور شیعہ مذہب کے لوگ اگرچہ اسلامی دنیا میں کم تعداد میں ہیں۔ تاہم یہ ایران کی سلطنت کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب ہے اور مسلمانان ہند میں انکی آبادی ۲۰ فیصدی سے کم نہیں ہے:

سناسی کا امام یحییٰ جنوب مغربی عرب کا زبردست شہزادہ ہے۔ شیعہ مذہب رکھتا ہے۔ اور اس نے عثمانی سلطان کی خلافت کو کبھی تسلیم نہیں کیا۔ اگرچہ جنگ سے پہلے اس کی سیاسی سرپرستی قبول کرنے پر وہ مجبور ہوا تھا۔ سلطان مراکو نے بھی جو امام یحییٰ کی مانند رسول اکرمؐ کی نسل سے ہے۔ ترکی نسل کے خلیفہ کو کبھی تسلیم نہیں کیا۔ لیکن سب سے نمایاں مخالف وہ عرب لوگ ہیں۔ جو سابقہ عثمانی علاقوں حجاز، فلسطین۔ شام میں آباد ہیں۔ جن میں مکہ۔ مدینہ۔ یوروشلم اور ہیبرون ہیں۔ جہاں حضرت ابراہیم کا مرقد ہے۔ جو دین اسلام کے نہایت مقدس مقامات ہیں۔ یہ عرب لوگ تمام طور سنی المذہب ہیں۔ اور تمام اسلامی اصول و عقائد میں ترکوں سے متفق ہیں۔ لیکن ۱۹۱۵ء سے جب سے کہ وہ سلطنت عثمانیہ سے باغی ہوئے۔ انہوں نے عثمانی خلیفہ سے قطع تعلق کر لیا ہے۔

اس مختصر تاریخی تبصرہ سے ہی ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ دنیائے اسلام میں مسئلہ خلافت ایک نہایت متنازعہ مسئلہ ہے۔ اور اگر ہم یہ فرض کرلیں۔ کہ سیاسی مسئلہ ہے۔ تو معاملہ کو اس سے اور بھی تقویت ملتی ہے۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ سلطنت عثمانیہ کے علاقوں کا تصفیہ ہوتے وقت اسکا خیال رکھے۔ ہندوستان کے سنی ایک گورنمنٹ کے اندر اسلام کی سب سے بڑی شاخ ہیں۔ اس لئے وہ مستحق ہیں کہ جب اسلامی معاملات کے متعلق وہ کچھ مطالبہ کریں۔ تو اسکو غور سنا جائے۔ لیکن اسلام کے ساتھ صرف وہی وابستگی رکھنے والے نہیں ہیں بلکہ خود ہندوستان میں بھی اور فرقے ان کے حریف ہیں۔ اور ان کے خیالات کو مسئلہ خلافت کے متعلق مسلمانوں کی متفقہ رائے سمجھنا بڑی بھاری غلطی ہوگی۔ جبکہ فی الحقیقت یہ اتفاق رائے موجود نہیں ہے۔ رہا خلافت کا سیاسی پہلو اسکی بابت پروفیسر موصوف بحث کرتے ہیں۔ کہ یقیناً مسلمانان ہند کی تمام پوزیشن اور ہمپائر کی مسلمہ وفاداری کا اخلاقی مطالبہ اس امر پر انحصار رکھتا ہے۔ کہ وہ سلطان ٹرکی اور اسی شخص کے خلیفہ اسلام کی حیثیتوں میں کافی امتیاز قائم رکھیں خاصکر آجکل کے زمانہ میں اس کو روحانی پیشوا سمجھیں نہ کہ دنیوی بلاشبہ ایک مسلمان کو جو کسی ایسی عیسائی یا اسلامی گورنمنٹ کی رعایا ہو۔ جو ان کے خلیفہ کی سیاسی سرپرستی کو تسلیم نہیں کرتی۔ خلافت کو "روحانی" ہی سمجھنا چاہیئے۔

پروفیسر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ روحانی خلافت یعنی ایسی خلافت جسکو سیاسی اقتدار حاصل نہ ہو۔ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ کیونکہ عثمانی خلافت کی گزشتہ تاریخ سے یہ ہم دیکھ سکتے ہیں۔

خاندان عثمان کے لئے ۱۵۱۷ء میں سلطان سلیم اول نے خلافت حاصل کی تھی۔ جس نے اپنے اور اپنے جانشینوں کے لئے خلافت کا منصب اپنے ہم عصر عباسی نسل کے خلیفہ سے لیا تھا۔ یہ عباسی خلیفہ اور اسکے آباؤ اجداد اس سے پہلے ۱۲۶۱ء سے سلاطین مصر کے دربار میں بطور وظیفہ خوار ہی رہا کرتے تھے۔ اور اس دوران میں اگر انہیں روحانی پیشوا نہ کہا جائے تو یہ سمجھنا مشکل ہے۔ کہ انکی اور کیا حیثیت تھی قاہرہ میں انکو ہرگز کوئی سیاسی اقتدار حاصل نہ تھا

اصلی عقدہ

پروفیسر صاحب کہتے ہیں۔ کہ ان تاریخی مباحث کو غیر الجھا کر مسئلہ کی حقیقت تک پہنچے بغیر ہم تذبذب میں پڑ جائینگے۔ کیونکہ یہ لازمی طور پر دینی مسئلہ نہیں ہے بلکہ عملی سوال ہے۔ ہندوستان کے سنی عثمانی خلیفہ کی محض زمانہ قدیم کی یادگار کی حیثیت سے عزت نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ وہ ایک طور پر دنیائے اسلام کی لازمی ضرورت ہے۔ عثمانی سلطان کا خلیفہ ہونا کے ان کے نزدیک یہ معنے ہیں۔ کہ سلطنت عثمانیہ ایک بڑی اسلامی سلطنت جو عیسائی طاقتوں کے زور آور غلبہ کے باوجود بین الاقوامی سیاسیات میں اب تک قائم ہے اور عیسائی رعایا پر ابھی تک اسکی حکومت برقرار ہے۔ اور ایسا خیال کرنے میں وہ مسلمانوں کے عالمگیر جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ کیونکہ بہت سے مسلمان جو عثمانی سلطان کو خلیفہ نہیں مانتے۔ سلطنت عثمانیہ کو اسلامی بادشاہت کی حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ جو مسلمانوں کی مخالف دنیا میں اسلامی مقاصد۔ کی حامی ہے۔

"یہ ایک قدرتی اور اصلی نقطۂ خیال ہے۔ اور الجیریا اور پنجابی مسلمان سپاہیوں کے جذبات کے ساتھ جو فرانس اور انگلستان کی خاطر وفاداری کے ساتھ اس جنگ میں لڑے ہیں۔ ہمدردی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اب ان کو شک پیدا ہو گیا ہے۔ کہ جس فتح کے حاصل کرنے میں انہوں نے مدد دی تھی اس کو انکی گورنمنٹ ایک باقیماندہ اسلامی،، سلطنت کے ٹکڑے کرنے میں کام میں لانی والی ہے۔ اور اسلام کو عیسائی طاقتوں کی ماتحتی میں لانے کے کام کو مکمل کر رہی ہے۔ بظاہر اتحادی سلطنتوں کے باشندوں اور انکی گورنمنٹوں کی نیت یہ نہیں ہے۔ لیکن اس معاملہ کو کسطرح صاف کیا جائے۔؟ کیونکہ اگرچہ ہم ٹرکی کا تصفیہ کرتے ہوئے خلاف اسلام مقاصد کا فائدہ نہ اٹھائیں گے (کیونکہ ہم کو اسلام سے کوئی ضد نہیں ہے) لیکن یہ سوال بھی خارج از بحث ہے۔ کہ اس تصفیہ میں ہم اپنے اصولوں کے خلاف عمداً اسلامیوں کی رعایت کریں +

مثلاً ہمارے لئے یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ ارمنوں اور یونانی عیسائیوں کو جن کے ساتھ ترکوں نے بدسلوکیاں کی ہیں۔ اور غیر ترک مسلمانوں مثل عربوں کو جنہوں نے ترکی حکومت سے آزاد ہونے کے لئے جنگ کی ہے۔ ترکوں کی حکومت کے اندر اس لئے رہنے دیں کہ اس سے مسلمانوں کو تسکین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل ہوگی۔ اور نہ ہم حقیقت میں اسلامی دنیا کو سلطنت عثمانیہ کو سہارا دے کر برقرار رکھ کر خوش کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس سلطنت کی نسبت مسلمانوں کے جذبات محض سراب کی مانند ہیں۔

"کم از کم ڈیڑھ سو سال سے ترکی بڑی سلطنت نہیں رہی۔ اور گذشتہ صدی کے دوران میں اس نے اپنی ہستی کو محض اسطرح قائم رکھا ہے۔ کہ یکے بعد دیگرے عیسائی طاقتوں کا سہارا ڈھونڈا ہے۔ وہ محض ایک نقلی شے ہے۔ اور اس کی حدود کے باہر کے مسلمانوں پر جلدی یا بدیر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی۔ جو اس کی حدود کے اندر کے مسلمانوں پر جنہیں اس سے تکلیفیں پہنچی ہیں۔ عرصہ سے واضح ہو چکی ہے۔ ٹرکی کا خود اپنی بوسیدگی کی وجہ سے زوال ہوا ہے۔ اب از سر نو اس میں جان نہیں پڑ سکتی۔ لیکن اسکی مفروضہ خدمات کا اپنے مسلمان خواجہ تاشوں کو ہم کیا بدل دے سکتے ہیں۔ جن میں آئندہ دنیائے اسلام کا بڑا حصہ شامل ہوگا۔

"اس کا جواب صاف ہے۔ ٹرکی کیلئے مسلمانوں کے جذبات کی بنیاد اس احساس پر ہے۔ کہ اہل اسلام کو کسی نہ کسی صورت میں اپنے سیاسی خیال کے اظہار کا موقع ملنا چاہیئے اور یہ ہمارے اختیار میں ہے۔ کہ ان تمام ملکوں میں جو بالواسطہ یا بلا واسطہ طور پر برٹش سایۂ عاطفت میں ہونگے۔ یہ بات حاصل کرنے میں انہیں مدد دیں۔ ٹرکی کے انحطاط سے اسلام میں جو وسیع رخنہ پیدا ہو گیا ہے۔ وہ محض ہندوستان مصر اور عراق عرب اور ایران میں سیلف گورنمنٹ کے فروغ حاصل کرنے سے پر ہو سکتا ہے۔

حق بلیٹن - ۱۷ جون ۱۹۲۰ء

توسیع اشاعت - فاروق کے لئے آپ نے کیا کام کیا۔ تعجب ہے کہ آپ اپنا فرض ادا نہیں کرتے۔ جلد ایک خریدار عطا کریں۔ منیجر فاروق قادیان

قرآن مجید بمقابلہ دوسری کتب کے بے نظیر

(سورہ جمعہ کی تفسیر)

نوشتہ مولانا جلال الدین صاحب شمس سیکھوانی
(مولوی فاضل فارغ التحصیل مدرسہ احمدیہ)

قرآن مجید کے دوسری کتب پر فضیلت رکھنے کے اور دلائل کے علاوہ ایک یہ دلیل بھی ہے۔ کہ قرآن مجید میں جہاں کوئی دعوے کیا ہے۔ ساتھ ہی اسکی دلیل بھی دی ہے۔ اور اگر کوئی فطرتی طور پر وہاں اعتراض پڑ سکتا تھا تو اسکا بھی جواب دیا ہے دنیا کی اور کوئی کتاب نہیں ہے۔ جو اپنے اندر یہ کمال رکھتی ہو۔ یہ دعوے بھی ہمارا اپنی طرف سے دعویٰ نہیں بلکہ اسکا بھی قرآن مجید نے خود ہی دعوے کیا ہے جیسے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدے للناس وبینٰت من الھدیٰ والفرقان (البقرۃ) کہ قرآن میں لوگوں کیلئے ہدایت ہے صرف ہدایت ہی نہیں بلکہ اس ہدایت کے لینے کیلئے دلائل بھی دیئے گئے ہیں پھر دلائل پر بھی اکتفاء نہیں کیا گیا۔ ساتھ ہی نتیجہ بھی بتا دیا ہے کہ ان دلائل پر غور کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ پس ہم سورہ جمعہ کی تفسیر کرنے سے پہلے قرآن مجید سے چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔ جنہیں پہلے دعوے کیا گیا ہے۔ پھر اس دعوے کی دلیل بھی دیگئی ہے

پہلی مثال لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر آنکھیں خدا تعالےٰ کا ادراک نہیں کر سکتیں۔ اور خدا تعالےٰ آنکھوں کا ادراک کرتا ہے۔ ان دونوں باتوں کی دلیل ترتیب وار فرمائی۔ پہلے دعوے کیا کہ لا تدرکہ الابصار تو اسکی دلیل دی کہ خدا تعالےٰ لطیف ہے اور یہ قاعدہ ہے۔ کہ جوں جوں چیز لطیف ہوتی جائیگی آنکھوں سے غائب ہوتی جائیگی۔ جیسے پانی جب ہوا کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اور اسمیں لطافت آجاتی ہے تو وہ نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح فرمایا کہ خدا تعالےٰ چونکہ وراء الوراء اور لطیف ہستی ہے اسواسطے آنکھیں اسکو نہیں دیکھ سکتیں۔

دوسرے دعوے وھو یدرک الابصار کی دلیل دی کہ وہ خبیر ہے ہر ایک چیز کی خبر رکھتا ہے اور ہر ایک چیز کا اسے علم ہے۔

دوسری مثال اللہ خالق کل شیء وھو الواحد القھار اس آیت میں دعوے کیا۔ کہ خدا تعالےٰ ہر ایک چیز کا خالق ہے۔ اسکی دلیل یہ ہے کہ وہ واحد اور قہار ہے اگر وہ ہر ایک چیز کا خالق نہیں ہوگا تو اسکے ساتھ کوئی اور خالق بھی ماننا پڑیگا۔ یا بعض اشیاء کو قدیم اور واجب الوجود خدا تعالےٰ کی طرح تسلیم کرنا ہوگا۔ تو اس سے اسکی وحدانیت باطل ہو گی کیونکہ واحد حقیقۃً وہی ہے جو من کل الوجوہ واحد ہو۔ تو جب وہ واحد نہیں رہیگا۔ اور بعض اشیاء اسی کی طرح قدیم یا واجب الوجود یا اسکے سوا کوئی اور خالق ماننا پڑا تو اس سے شریک الباری لازم آئیگا جو کہ محال ہے۔ پس جو مستلزم محال ہے وہ بھی محال۔ ایسا ہی اگر خلق صرف اسی ذات یگانہ سے مختص نہ ہوگی۔ بلکہ کوئی اور بھی خالق ہوگا تو اپنی غیر مخلوق اشیاء پر کوئی دسترس نہیں۔

تیسری مثال خلق کل شیء فقدرہ تقدیرا اس آیت میں دعوے کیا کہ خدا تعالےٰ ہر ایک چیز کا خالق ہے۔ اور کوئی چیز خود بخود نہیں ہے۔ اسکی دلیل یہ ہے کہ دنیا کی سب اشیاء ایک اندازہ مقرر ہی میں محصور اور محدود ہیں۔ اور جو اندازہ مقرری میں محصور اور محدود ہو اسکا کوئی حاصر اور محدد ضرور ہوتا ہے۔ اسلئے دنیا کی تمام اشیاء کا کوئی حاصر اور محدد ضرور ماننا پڑیگا۔ اور وہی خدا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوتھی مثال یسئلونک عن الروح
قل الروح من امر ربی وما
اوتیتم من العلم الا قلیلا۔ لوگ سوال کرتے
ہیں کہ روح مخلوق ہے یا غیر مخلوق تو فرمایا کہ تم جواب
دو کہ وہ خدا تعالے کے امر سے پیدا ہوئی ہے یعنی
مخلوق ہے۔ روح کو مخلوق قرار دینا یہ ایک دعویٰ
تھا۔ اسکی دلیل یہ دی کہ جو ان روحوں کو علم دیا
گیا ہے وہ تھوڑا ہے۔ اگر یہ مخلوق نہ ہوتیں بلکہ
قدیم سے خود بخود ہوتیں تو انکا علم کامل ہونا چاہئے
تھا۔ لیکن انکا علم ناقص ہے۔ دنیا میں کوئی انسان
نہیں جو یہ دعوے کرے کہ میں نے سب علوم کا احاطہ
کر لیا ہے پس روح کو تھوڑا علم ملنا اس بات
کی دلیل ہے کہ یہ علم اسے کسی اور بالا ہستی کیطرف
سے دیا گیا ہے۔

پھر اسمیں ایک یہ بھی دلیل دی کہ انسان
کو علم تھوڑا دیا گیا ہے اور اسکا علم تغیر پذیر ہے
کیونکہ جو اسے بچپن کی حالت میں علم ہوتا ہے وہ تھوڑا
ہوتا ہے۔ پھر جوانی کی حالت میں اسکا علم ترقی
کر جاتا ہے۔ پھر جوں جوں اسکی عمر زیادہ ہوتی
جاتی ہے۔ اتنا ہی اسکا علم بڑھتا جاتا ہے۔
پس جسکی صفات تغیر پذیر ہوں وہ خود بھی تغیر
پذیر ہوگا۔ اور یہ مسلمہ اصول ہے کہ جو چیز تغیر پذیر
ہو۔ وہ حادث ہوتی ہے۔ لہذا روح حادث ہے۔

پانچویں مثال جب کافروں نے نبی کریم صلے
اللہ علیہ وسلم کو مجنون کہا تو
خدا تعالے نے سورہ القلم میں بدلائل بینہ ثابت کیا
کہ آپ مجنون نہیں ہیں جیسے کہ خدا تعالے نے دعویٰ
کیا۔ وما انت بنعمۃ ربک بمجنون تو پھر اسکے
تین دلائل دیئے۔

پہلی دلیل ن والقلم وما یسطرون
کہ قسم ہے قلم اور دوات کی اور جو وہ
لکھتے

قسم شہادت کے طور پر ہوتی ہے خدا تعالے نے
جہاں بھی قسم کھائی ہے وہاں ان اشیاء کو جنکی
قسم کھائی گئی ہے اپنے دعویٰ کی دلیل ٹھیرایا ہے۔

لکھتے ہیں یعنی جسقدر کتب طب لکھی گئی ہیں۔ وہ
اس بات کی دلیل ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم مجنون نہیں ہیں کیونکہ جو علامات مجنوں کی طبیبوں
نے لکھی ہیں۔ انمیں سے آپ میں کوئی نہیں پائی
جاتی۔

دوسری دلیل وان لک لاجرا غیر
ممنون۔ تیرے افعال و
اعمال کا نتیجہ ہے۔ اور تجھے ایسا اجر ملیگا جو کبھی
ختم نہ ہوگا۔ اور مجنون جو کام کرتا ہے وہ لغو ہوتے
ہیں۔ ان کا کوئی نتیجہ نہیں اور نہ انپر کوئی جزا سزا
ہوتی ہے۔

تیسری دلیل وانک لعلی خلق عظیم کہ
تو بڑے کریم اعلی خلق پر ہے
اس میں بتایا کہ مجنون سے تو اخلاق عظیم کبھی صادر
نہیں ہوتے۔ وہ تو دوست کو دشمن اور دشمن کو
دوست خیال کرتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم ہونا تو خود کافروں
کے نزدیک بھی مسلم ہے۔ اور خود انہوں نے
آپکا لقب امین رکھا تھا۔ پس آپ کسطرح
بھی مجنوں نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ مجانین کی علامات
سے آپ میں کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔
پھر فرمایا فستبصر ویبصرون بایکم
المفتون کہ عنقریب تو بھی دیکھ لیگا۔ اور
وہ بھی دیکھ لیں گے۔ کہ تم میں سے کس کے کام
مجانین سے ہیں۔ اور فیصلہ انکے درمیان
خدا تعالے کریگا کیونکہ وہ ھو اعلم بمن ضل
عن سبیلہ وھو اعلم بالمھتدین۔
وہ جانتا ہے کہ کون ہدایت اور سیدھے رستے
پر ہے۔ اور کون سیدھے رستہ سے گمراہ ہو گیا ہے
اسکے بعد میں سورہ جمعہ کی تفسیر لکھتا ہوں
اسمیں بھی خدا تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کی اور مسیح موعود کی بعثت کا ایسے طور پر
دلائل دیکر ذکر کیا ہے۔ کہ ممکن نہیں کہ اسکے سوا
کسی اور اچھے پیرایہ میں وہ ادا کیا جا سکے۔

تعلق مابین سورہ صف و جمعہ پہلی سورت جو سورہ
صف ہے اسکے ساتھ
اسکا تعلق اسطرح پر ہے کہ سورہ صف یعنی خدا تعالیٰ
نے موسوی سلسلہ کا ذکر کیا ہے اور اسمیں پہلے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کا حال بیان فرماکر حضرت عیسیٰ کا
جو انکا آخری خلیفہ تھا۔ اس کے ذکر پر ختم کیا ہے
یعنی موسوی سلسلہ کی ابتدائی حالت سے لیکر
انتہائی حالت تک بیان کیا ہے۔ اس سورۃ میں
دوسرے سلسلہ کا یعنی سلسلہ محمدیہ کا ذکر فرمایا اور
اسکے بھی ابتدائی سلسلہ اور آخری خلیفہ کا ذکر کیا
پہلی سورت میں بنی اسرائیل کا ذکر فرماکر مسلمانوں کو ڈرایا
کہ دیکھو تمہیں بھی کہیں بنی اسرائیل کیطرح مسیح موعود کا
انکار نہ کر دینا۔ جسطرح کہ جب مسیح ناصری نے کہا
تھا من انصاری الی اللہ تو حواریوں نے
کہا۔ نحن انصار اللہ اور بنی اسرائیل کے ایک
گروہ یہود نے انکار کر دیا۔ جنہوں نے انکار مسیح موعود سے
بچنا اور نیز اسمیں مسیح موعود کے ماننے والوں کے
لئے ترقی کا بھی گر بتایا۔ کہ وہ ترقی کسطرح حاصل کر سکتے
ہیں۔

دعوے یسبح للہ ما فی السموات وما
فی الارض۔ پہلے خدا تعالے نے فرمایا کہ زمین و آسمان
کی تمام چیزیں خدا تعالے کی تسبیح کرتی ہیں چاہے
زبان قال سے ہو یا زبان حال سے کیونکہ بعض چیزیں
ایسی ہیں جو بولتی نہیں اور ہمیں انکی تسبیح معلوم
بھی نہیں ہو سکتی۔ جیسے خدا تعالے نے فرماتا ہے۔
وان من شئ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون
تسبیحھم۔ کہ ہر ایک چیز خدا کی تسبیح و تحمید کرتی
ہے لیکن تم انکی تسبیح کو نہیں سمجھ سکتے۔ اسمیں یہ
بتایا کہ دنیا کی کسی چیز پر بھی تم غور و فکر کرو گے۔ تو
ہر ایک چیز میں ایک نشانی ہے جو دلالت کرتی
ہے کہ خدا تعالے ایک ہے اور کسی بات میں اسکا کوئی
شریک نہیں۔

سوال جب خدا تعالے نے فرمایا کہ ہر ایک چیز اسکی
تسبیح و تحمید کرتی ہے تو فطرتاً یہ سوال اٹھتا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ کیوں کرتی ہے۔ کیونکہ جسکی تعریف کی جاتی ہے اسمیں کوئی خوبی ضرور ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ میں کونسی بات ہے کہ جسکی وجہ سے اسکی تسبیح و تحمید کیجاتی ہے۔

جواب فرمایا کہ الملک وہ بادشاہ ہے تمام چیزوں کا مالک ہے اسی نے تمام چیزوں کو محض اپنی رحمانیت کی صفت کے ماتحت پیدا کیا ہے۔ اور اسکو تمام چیزوں پر قبضہ تام حاصل ہے۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اسکے قبضہ سے باہر ہو۔

سوال پھر لفظ ملک پر سوال پیدا ہوتا تھا جب خدا تعالےٰ بادشاہ ہے۔ بادشاہ دنیا میں دو قسم کے ہوتے ہیں ایک ایسے ہوتے ہیں جو جابر اور ظالم اور گناہوں سے ملوث ہوتے ہیں۔ اور رعایا کے حقوق اچھی طرح ادا نہیں کرتے اور دوسرے عادل اور منصف اور متقی اور پرہیزگار اور گناہوں سے بچنے والے ہوتے ہیں کیا خدا تعالےٰ جابر تو نہیں۔

جواب جواب میں فرمایا القدوس۔ کہ وہ پاک بادشاہ ہے۔ دنیاوی بادشاہوں پر اسے قیاس ہی نہیں کرنا چاہئے دنیاوی بادشاہ تو چاہے کتنے ہی نیک ہوں تب ہی نقائص سے خالی نہیں رہ سکتے لیکن خدا تعالےٰ ہی ایک ایسا بادشاہ ہے۔ جو تمام عیوب سے مبرا ہے اسمیں کسی قسم کا عیب نہیں پایا جاتا۔ اگر اتنے پر ہی کلام کو ختم کر دیا جاتا۔ تو کلام تام نہیں تھی۔ کیونکہ پھر ایک سوال باقی رہجاتا تھا۔

سوال ہم دیکھتے ہیں کہ بعض بڑے نیک اور عادل بادشاہ ہوتے ہیں۔ لیکن مقابلہ کے وقت وہ جابر اور ظالم سے شکست کھا جاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کیسا بادشاہ ہے۔

جواب جواب دیا العزیز۔ کہ خدا تعالےٰ پر کوئی فتح نہیں پا سکتا۔ کیونکہ وہ ہر ایک چیز پر غالب ہے تمام اشیاء اسکے ماتحت ہیں۔ اور اسیکے ہاتھ میں انکا اقتدار و فنا ہے۔

سوال پھر سوال پیدا ہوتا تھا کہ اگر خدا تعالےٰ واقعی غالب ہے تو کیا وجہ ہے کہ بعض لوگ اسکا انکار کر دیتے ہیں اور علانیہ گالیاں بھی دیتے ہیں۔ تو انکو اسیوقت کیوں نہیں سزا دیتا۔ کیوں مہلت دیتا ہے۔

جواب جواب دیا الحکیم کہ خدا تعالےٰ کے تمام کام حکمتوں پر مبنی ہوتے ہیں اسکو مہلت دینے میں بھی خدا تعالےٰ کی کوئی حکمت ہوتی ہے۔ اور اسکا جواب ملک اور عزیز کے لفظ میں ہی آجاتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جلدی اسواسطے سزا نہیں دیتا کہ جلدی سزا دینے کی وہ کوشش کیا کرتا ہے۔ جسکو مجرم کے بھاگ جانیکا خوف ہو۔ مثلاً گورنمنٹ جو مجرم ہونکو جلدی سزا دیتی ہے وہ اسواسطے کہ کہیں مجرم بھاگ نہ جائے پھر اسکو پکڑ نہ سکیں۔ لیکن خدا ایسا نہیں خدا کی مملکت تو ہر جگہ ہے اور ہر جگہ اسی کی بادشاہی ہے اور وہ ہر ایک پر غالب ہے جہاں ہی مجرم بھاگ کر جائیگا وہیں اسکی سلطنت ہے اسلئے اسکو مجرم کے بھاگ جانیکا خوف نہیں ہوتا۔ اسلئے وہ جب چاہتا ہے اسکو سزا دیتا ہے اور یہی قادر اور عزیز ہونیکا ثبوت ہے کہ وہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر جب ہی چاہے غالب ہے

دعویٰ خدا تعالےٰ کا فرمانا کہ اسکی تسبیح اسواسطے کیجاتی ہے کہ وہ ملک۔ قدوس عزیز۔ حکیم ہے۔ تو خدا تعالےٰ کا متصف بصفات اربعہ ہونا خود بنفسہ ایک دعوے ہے جو دلیل کا محتاج ہے۔

دلیل اسلئے اپنے متصف بصفات اربعہ ہونے کے دعوے کا ثبوت نبی کریم کے وجود کو ٹھہرایا۔ فرمایا هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ کہ دیکھو خدا تعالےٰ نے امیوں سے جو علم و کتاب سے بالکل ناواقف تھے۔ اپنا رسول نائب پیغمبر مبعوث کیا ہے۔ وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا تعالےٰ میں مذکورہ بالا صفات پائی جاتی ہیں۔ ثبوت صفات اربعہ کا مذکورہ بالا ترتیب کے مطابق دیا۔

ملک ہونیکا ثبوت پہلی صفت خدا تعالےٰ نے یہ فرمائی کہ میں بادشاہ ہوں اسکا ثبوت یہ ہے۔ کہ اسکا نائب۔ رسول انپر اسکی آیات پڑھتا ہے۔ یعنی انہیں قانون بتاتا ہے۔ اور بادشاہ کا بھی یہی کام ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی رعایا کے لئے ایک قانون بنائے اور اسکو اپنی رعایا میں پھیلائے۔ اور برے کاموں سے روکے اور نیک کاموں کے بجالانیکا حکم کرے اسیطرح نبی کریم کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ نے اپنا قانون بھیجا ہے۔

آیات سے مراد آیات سے مراد شریعت ہے ملاحظہ ہو تفسیر کبیر

ولا يبعد ان تكون الآيات هي الآيات التي تظهر منها الاحكام الشرعية والتي يتميز بها الحق من الباطل بعید نہیں ہے کہ آیات سے مراد وہ آیات ہیں جنسے احکام شرعیہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اور وہ جنکے ذریعہ حق باطل سے ممیز ہوتا ہے۔

قدوس ہونیکا ثبوت قدوس ہونیکا ثبوت ویزکیھم میں دیا گیا ہے کہ اس کا نائب لوگوں کو پاک کرتا ہے اور انکو برے اعمال سے روکتا ہے اور نیک کاموں کا حکم دیتا ہے اور انمیں ایسی روحانیت ڈالتا ہے اور ایسی تاثیر ڈالتا ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف پرواز کرنے والے بن جاتے ہیں۔

یزکیھم میں عیسائیونکے ایک اعتراض کا جواب عیسائی لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح کو نبی کریم پر اس لئے فضیلت ہے کہ مسیح کیلئے قرآن مجید میں وایدناہ بروح القدس اور کلمۃ اللہ کرکے پکارا گیا ہے۔ لیکن نبی کریم کو ایسا نہیں کہا گیا۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ مسیح کے لئے تو اسکے پاک ہونیکا ذکر کیا گیا ہے کہ وہ بنفسہ پاک ہے۔ اور جو اسپر الزام یہود لگاتے ہیں ٹھیک نہیں۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے فرمایا کہ یہ خود بھی پاک ہے اور دوسروں کو بھی پاک کرتا ہے۔ پس آپ کا درجہ مسیح سے کئی درجہ بڑھکر ہے۔

عزیز و حکیم ہونیکا ثبوت

عزیز و حکیم ہونے کا ثبوت دیا۔ کہ یعلمھم الکتاب والحکمۃ کہ اسکا نائب امیوں کو ایسی کتاب سکھاتا ہے جو معارف و حقائق و دقائق سے پُر ہے۔ جسکا سمجھنا نہایت مشکل ہے اور جسکے مقابلہ میں تمام فصحا و بلغاء عاجز اور ساکت ہیں۔ اور حکمت سے مراد یا تو سنت ہے جیسے تفسیر کبیر میں لکھا ہے قیل الحکمۃ السنۃ وقیل الکتاب الآیات نصًا والحکمۃ ما اودع فیھا من المعانی کہ کتاب سے مراد تو آیات ہیں۔ اور حکمت سے مراد جو انمیں معانی رکھے گئے ہیں۔ پس امیوں اور جاہلوں اور وحشی قوم کو جسمیں تمام اخلاق سیئہ جمع تھے اور کوئی برائی نہیں تھی۔ جو انمیں نہ پائی جاتی ہو انکو ایسی دقیق دقیق نکات والی کتاب کا سمجھا دینا عزیز اور حکیم ہونیکا ثبوت ہے۔

استدلال کیونکہ یہ چاروں کام اسکے نائب اور خلیفہ نے کر دکھائے تو جو اسکا بھیجنے والا ہے اور اسکو تیار کرنیوالا ہے وہ بدرجہ اولیٰ کر سکتا ہے۔

سوال ہاں ایک اور سوال ہو سکتا تھا کہ نبی کریم پر خدا تعالیٰ نے یہ کتاب نہیں اتاری بلکہ انہوں نے یہ ہدایت اسوقت کے علماء و فضلاء سے سیکھ لی ہوگی۔ یا خود بنالی ہوگی۔

جواب فرمایا وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین کہ تمام عرب آپ کے مبعوث ہونیسے پہلے کھلی گمراہی میں تھے دنیا کی کوئی قوم نہیں۔ مگر وہ آپکے آنیسے پیشتر انکی جہالت اور وحشت پن کا اقرار کرتی ہے تو آپ انسے ہدایت کیسے سیکھ سکتے تھے۔ اور خود اسلئے نہیں بنا سکتے تھے کہ آپ بھی امی تھے آپ کسی سے پڑھے نہیں تھے جیسے فرمایا۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم کہ امیوں میں سے ہی خدا نے ایک رسول بھیجا ہے۔

انکی گمراہی کی ایک مثال

انکی گمراہی اس حد تک بڑھی ہوئی تھی۔ کہ وہ برے افعال کو کرنا موجب فخر سمجھتے تھے مثال کیطور پر میں شراب کو پیش کرتا ہوں۔ شراب انمیں بہت رائج تھی اور شراب کے مشکوں کے مشکے روزانہ ختم کئے جاتے تھے۔ اور پھر شراب کے پینے پر فخر بھی کرتے تھے۔ جیسے لبید بن ربیعہ کہتے ہیں

بادرت حاجتھا الدجاج بسحرۃ
لاعل منھا حین ھب نیامھا

یعنی میں نے سب لوگوں سے پہلے جاکر سحری کے وقت بانگ مرغ سے پہلے ہی پہلے شراب پی تاکہ دوسرے لوگ جب نیند سے جاگیں تو انکے ساتھ ملکر دوسری دفعہ شراب پیوں لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آنیسے انہوں نے شراب کو بالکل ترک کر دیا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

شیأن کان القوم عمیا فیھما
حسو العقار وکثرۃ النسوان
اما النساء فحرمت انکاحھا
زوجا لھا التحریم فی القرآن
وجعلت دسکرۃ المدام مخربا
وازلت حانتھا من البلدان
کم شارب بالرشف دنا طافحا
فجعلتھم فانین فی الرحمان
ترکوا الغبوق وبدلوا من ذوقہ
ذوق الدعاء بلیلۃ الاحزان

ترجمہ دو چیزوں میں اہل حجاز اندھے ہو گئے تھے ایک تو شراب کے پینے میں دوسرے عورتوں کی کثرت میں (۲) عورتوں کے متعلق پوچھو تو انکا نکاح ان خاوندوں سے جنکی حرمت قرآن مجید میں آئی ہے۔ حرام ہے۔ اور تو نے شراب کے مٹکو کو خراب کر دیا۔ اور انکی دوکانوں کو شہروں سے دور کر دیا۔ (۳) بہت سے بھرے ہوئے شراب کے مٹکوں کو پینے والے تھے تو تو نے آکر انکو فنا فی اللہ کر دیا۔ (۵) انہوں نے شام کے وقت کی شراب چھوڑ دی اور اسکے مزے سے دعا کا مزا غمگین راتوں میں بدل لیا (یعنی پہلے تو وہ راتوں کو شراب پیا کرتے تھے پھر وہ دعائیں کرنے لگے اور انہوں نے خدا سے رو رو کر دعائیں کیں)

سوال جب خدا نے اپنے متصف بصفات اربعہ ہونیکا ثبوت نبی کریم کے وجود کو ٹھیرایا تو اسپر ایک بڑا بھاری سوال پڑتا تھا وہ یہ کہ کام دنیا میں دو قسم کے ہوتے ہیں بعض کام اتفاقی ہوتے ہیں۔ اور بعض اتفاقی نہیں ہوتے بلکہ قدرت اور ملکہ سے ہوتے ہیں۔ مثلاً بعض وقت ایسا ہوتا ہے جو تیر مارنا نہیں جانتا اس سے کبھی نشانہ پر تیر لگ جاتا ہے۔ جیسے کہ عربی میں مثل ہے رب رمیۃ من غیر رام کہ بعض وقت غیر تیر انداز سے بھی تیر لگ جاتا ہے۔ لیکن بعض جو مشاق تیر انداز ہوتے ہیں انکا قریباً قریباً ہر ایک تیر نشانہ پر بیٹھتا ہے تو ہم ان دونوں کے متعلق کہیں گے کہ ان دونوں کاموں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ وہ ایک کام سے واقف ہے اور دوسرا ناواقف پس کوئی کہہ سکتا تھا۔ کہ نبی کریم کا آنا دنیا میں اتفاقی طور پر ہو گیا ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ میں قدرت اور طاقت نہیں ہے کہ اس سے ایسا کام صادر ہو سکے۔

جواب جواب دیا۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم۔ یہی نہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم کی بعثت ہو گئی ہے پھر نہیں ہو سکتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں بلکہ آخری زمانہ میں پچھلی آنیوالی قوموں میں بھی آپکی دوسری بعثت ہوگی جو آپ کا بروز ہوگا وہ بھی یہ چاروں کام کر دکھائیگا۔ جو آپ نے کئے ہیں اور اسکا آنا اس بات کا ثبوت ہوگا کہ خدا تعالےٰ عزیز و حکیم ہے۔ اس آیت کے ماتحت مفسرین یہ حدیث لائے ہیں۔ عن ابی ھریرۃ قال کنا جلوسا عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم حین انزلت سورۃ الجمعۃ فتلاھا فلما بلغ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم قال لہ رجل یا رسول اللہ من ھؤلاء الذین لم یلحقوا بنا فوضع یدہ علیٰ سلمان الفارسی وقال والذی نفسی بیدہ لو کان الایمان بالثریا لنالہ رجال من ھؤلاء وفی روایۃ رجل من ھؤلاء

ترجمہ | ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ جب سورہ جمعہ اتری تو ہم آپکے پاس بیٹھے ہوئے تھے جب آپ وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ پر پہنچے تو ایک آدمی نے آپکو مخاطب کر کے عرض کیا کہ اے رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں جو ابھی ہمیں نہیں ملے تو آپ نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھکر فرمایا۔ کہ اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائیگا۔ تو ان فارسیوں میں سے چند آدمی یا ایک آدمی اس ایمان کو پائیگا۔ اور پھر لوگوں کے دلوں میں ڈال دیگا۔ پس اس حدیث سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپکی دوسری بعثت امیوں سے نہیں ہوگی۔ بلکہ فارسیوں سے ہوگی تو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجکر اپنے عزیز و حکیم ہونیکا ثبوت دیدیا۔

سوال | اگر کوئی یہ سوال کرے کہ کیوں فارسی نسل کے آدمی کو آپکا بروز بنایا جائیگا۔ اور کیوں اس عہدہ سے سرافراز کر کے لوگوں کی اصلاح کیلئے بھیجا جائیگا

جواب | جواب دیا ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ کہ یہ تو خدا کا فضل ہے خدا جسکو چاہتا ہے اپنا فضل دیتا ہے تم اسکو فضل کرنے سے نہیں روک سکتے۔

سوال از طرف مسلمانان

اب مسلمانوں کی طرف سے اسکی آمد پر سوال ہو سکتا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمیں ماننے کی اسواسطے ضرورت پیش آگئی تھی کہ ہمارے پاس کوئی شریعت اور کوئی قانون نہیں تھا جس پر چلکر ہم خدا تک پہنچ سکتے لیکن اب قانون آچکا ہے تو ہمیں اور کسی کے ماننے کی ضرورت نہیں ہے

جواب | بہت عمدہ جواب دیا فرمایا۔ مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰۃَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْھَا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ۭ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ○ فرمایا تم کہتے ہو کہ ہمیں اسکو ماننے کی ضرورت نہیں ہے حالانکہ یہ تمہارے مسلمات سے ہے اور تم مانتے ہو کہ یہود کو بھی حضرت موسیٰؑ کے ذریعہ تورات شریعت کی کتاب دی گئی تھی لیکن انہوں نے جب تورات پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ اور انکی مثال ایسی ہو گئی جیسے گدھا ہو اور اس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ تو پھر حضرت عیسیٰؑ مبعوث ہوئے تھے۔ انکے ماننے کی ضرورت ہوئی تھی یا نہیں؟ اور انکے نہ ماننے والے ملعون ہوئے تھے یا نہیں اسیطرح مسیح موعود کو بھی مسلمانوں کے لئے ماننا ضروری ہوگا۔ کیونکہ انکی حالت بھی یہود کی سی ہو جائیگی۔

نبی کریم کی مسلمانوں کے متعلق پیشگوئی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع کہ میری امت بھی یہود کی پیروی کریگی۔ اور یہود بن جائیگی اس پیشگوئی سے آنیوالے کا پتہ لگ جاتا ہے کہ اس صورت میں جبکہ آنیکا وعدہ دیا گیا ہے وہ ضرور آئیگا کیونکہ دوسری طرف احادیث میں دو پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ ایک مسیح موعود کے آنیکی دوسرے ہر صدی کے سر پر مجدد آئینگے۔ تو یہود کی مثال دیکر خدا تعالیٰ نے بتایا کہ یہاں بعثت سے مراد ہمارے مسیح موعود ہے جسکے نہ ماننے سے میری امت یہود بن جائیگی۔ اور مسلمانوں نے مسیح موعود کے آنے پر بالکل نبی کریم کی پیشگوئی کے مطابق یہود کی پیروی کی کیونکہ مسیح ناصری کے نہ ماننے کی وجہ یہود نے یہ ٹھیرائی تھی کہ ایلیا تو آسمان پر گیا ہوا ہے وہ جبتک نہ آئے ہم تجھے سچا نہیں مان سکتے۔ اسیطرح مسلمانوں نے بھی مسیح موعود کے نہ ماننے کی وجہ یہی ٹھیرائی کہ مسیح موعود سچا نہیں ہے۔ بلکہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ مسیح ناصری آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ وہی دوبارہ دنیا میں آئینگے۔

مسیح موعود کی اتمام حجت

جب مسلمان مسیح موعود کے انکار سے یہود کے مشابہ ہونگے۔ تو مسیح ان پر اتمام حجت کریگا اور انکو مباہلہ کیلئے بلائیگا۔ جیسے فرمایا قُلْ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ ھَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّکُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰہِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ کہ اے لوگو جو یہودی بنے ہو اگر تمہیں اسبات کا یقین ہے اور تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم سچے ہو اور تم خدا کے دوست ہو تو آؤ میرے ساتھ مباہلہ کرو۔ پھر دیکھا جائیگا۔ اور فیصلہ خدا کے ہاتھ پر چھوڑ دو

غیر احمدیوں کا مباہلہ سے انکار

پس مسیح موعود نے آکر اپنے مکفرین کو مباہلہ کی دعوت دی لیکن سوائے قلیل التعداد شخصوں کے سب نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا یَتَمَنَّوْنَہٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ ۭ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ○ کہ وہ کبھی بھی مباہلہ کیلئے نہیں آئینگے کیونکہ جانتے ہیں کہ انہوں نے کیسے اعمال کئے ہیں اور خدا تعالےٰ ظالموں کو جانتا ہے۔

مسیح موعود کا جواب

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیْکُمْ کہ اے مسیح موعود تو کہدے کہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہیں ملے گی یہ دنیا چند روزہ ہے کب تک دنیا میں خوشی مناؤ گے آخر تمہیں خدا کیطرف جانا پڑیگا۔

سوال | ایک سوال پڑ سکتا تھا کہ بعض وقت دنیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک مجرم مجسٹریٹ کے پاس لایا جاتا ہے۔ وہ مجرم تو جانتا ہے کہ میں جرم کا مرتکب ہوا ہوں۔ لیکن مجسٹریٹ کو اسکے جرم کا علم نہیں ہوتا۔ اسلئے وہ اسے سزا نہیں دیتا۔ اسیطرح ہر کوئی سمجھ سکتا ہے۔ کہ وہ خدا کیطرف تو موت کے بعد جائینگے۔ لیکن خدا تعالےٰ انکو بوجہ نہ جاننے انکے جرم کے سزا نہیں دیگا۔

جواب سو اس کا جواب عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ میں دیا کہ خدا تعالےٰ ایسا نہیں ہے۔ کہ اس سے ان کا جرم پوشیدہ ہو۔ بلکہ وہاں پر تو ایسا معاملہ ہے کہ حاکم ہی انکے جرم کو جانتا ہے کیونکہ وہ غائب حاضر اشیاء ہر کو جانتا ہے۔ اور وہ تم کو تمہارے اعمال کی خبر دیگا۔ اور خود مجرم بھی جانتے ہیں کہ جو وہ اعمال کرتے ہیں۔ اسلئے انکو انکے جرم کی ضرور سزا ملیگی۔

سوال از طرف مسلمانان اگر مسلمان مسیح موعود کے آنے پر یہ سوال کریں کہ ہم اس امام کو جو تیرہ سو سال کے بعد آیا ہے کیوں مانیں جبکہ ہم نبی کریمؐ کو مانتے ہیں۔

جواب جواب دیا کہ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ اے مومنو جب تمہیں جمعہ کی نماز کے لئے بلایا جائے تو تم خدا تعالےٰ کے ذکر کیطرف دوڑو اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

استدلال کی دو قسمیں استدلال کی دو قسمیں ہیں ایک تو استدلال اولیٰ ہے ایک غیر اولیٰ اسکی مثال یہ ہے کہ کوئی کہے کہ زید نے فلاں کمرہ سے کتاب اٹھائی ہے تو اب وہ دو طور سے اپنے پر سے اس الزام کو دور کر سکتا ہے ایک تو اسطرح کہ وہ کہے کہ میں کمرہ میں گیا ہوں۔ لیکن کتاب نہیں اٹھائی۔ تو یہ استدلال غیر اولیٰ ہے۔ دوسرے اس طرز سے کہ وہ کہے کہ میں کمرہ میں گیا ہی نہیں۔ اس آیت میں خدا تعالےٰ نے استدلال کی پہلی قسم کو استعمال کیا ہے۔ ایک جواب یہ بھی ہو سکتا تھا۔ چونکہ خدا کے رسول کو ماننا ضروری ہے اسلئے مسیح موعود کو بھی جو خدا تعالےٰ کیطرف سے مبعوث ہوگا ماننا ضروری ہوگا۔ یہ جواب نہیں دیا بلکہ فرمایا کہ اے مومنو تم کہتے کہ ہم ایسے امام کو جو تیرہ سو سال کے بعد مبعوث ہوگا کیوں مانیں۔ تمہارے مونہوں سے تو یہ کلمہ نکلنا ہی نہیں چاہئیے۔ کیونکہ تمہیں تو تعلیم ہی ایسی دیگئی ہے اور ایسے طریق پر چلایا گیا ہے۔ کہ تمہیں تو جمعہ کے دن جو آٹھویں دن کے بعد ہوتا ہے۔ مؤذن کی اذان پر مسجد کیطرف جانا پڑتا ہے۔ اور اکٹھے ہوکر ایک امام کی پیروی کرنی پڑتی ہے۔ تو وہ امام جو تیرہ سو سال کے بعد آئیگا اور داعی الی اللہ ہوگا۔ اور دین اسلام کی منادی کریگا۔ تو اسکی ندا پر تو تمہیں بدرجہ اولیٰ اکٹھا ہونا چاہئیے۔ اور اسکی اقتدا کرنی چاہئیے۔

مسیح موعود کے ماننے والونکا کام اور انکی ترقی کا گر فرمایا کہ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ یعنی جب تم نماز ادا کر چکو یا مسیح موعود کو جو ماننا فرض ہے وہ فرض پورا کر لو۔ اور اسکو مان لو تو پھر تمہارا کام یہ ہے۔ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ یا تم زمین میں چاروں طرف نکل جاؤ اور لوگوں کو تبلیغ کرو۔

سوال سوال ہو سکتا ہے کہ تبلیغ کرنے میں تو بہت سی مصائب اور آفات کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ تو پھر انکے دفعیہ کا کیا علاج ہے۔

جواب جواب دیا وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ کہ اگر تمہیں مصائب پہنچیں تو تم خدا کے فضل کو طلب کرو اور خدا تعالےٰ کا ایام تکالیف میں بہت ذکر کرو اور رو رو کر دعائیں کرو۔ جب تم ایسا کروگے تو پھر تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ اور چاروں طرف احمدیت کی تبلیغ کر سکو گے۔

لوگوں کی حالت اسکے بعد لوگوں کی حالت بتلائی کہ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَھْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا۔ جب کبھی وہ تجارت کو دیکھتے ہیں اور کسی جگہ مال ملتا ہے یا کوئی دین سے غافل کرنے والی چیز جیسے تماشہ وغیرہ دیکھتے ہیں۔ تو وہ رسول کو اکیلا چھوڑ دیتے ہیں اور ان دنیاوی چیزوں کو حاصل کرکے خوشحال ہوتے ہیں۔

اس آیت کا شان نزول اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ نبی کریمؐ ایکدفعہ خطبہ فرمارہے تھے۔ اور مدینہ میں ان دنوں قحط تھا۔ شام سے ایک قافلہ غلہ لیکر آیا۔ تو سوائے چند آدمیوں کے باقی سب اٹھکر بازار میں اسکے خریدنے کیلئے چلے گئے تو اسوقت یہ آیت اتری۔

سوال سوال ہو سکتا تھا کہ جب وہ قحط کا زمانہ تھا اور غلہ ملتا نہ تھا۔ تو اگر وہ نہ جاتے اور نہ خریدتے تو وہ اور کیا کرتے کہاں سے کہاتے اور اسیطرح سوال ہو سکتا تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں دنیاوی مشاغل و سیاست میں دخل نہ دینے کے سوا عزت اور مرتبہ نہیں مل سکتا ہے تو پھر کسطرح دنیا میں عزت حاصل ہو سکتی ہے۔

جواب قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ تم کہتے ہو کہ ہم اگر دنیا میں نہ پڑیں تو دنیاوی عزت نہیں حاصل کر سکتے۔ فرمایا دنیاوی عزت کوئی چیز نہیں ہے۔ عزت تو خدا اور رسول اور مومنوں کیلئے ہے نہ دنیا داروں کے لئے۔ تم ان دنیاوی غرضوں کو چھوڑ دو اور جو خدا کے پاس ماننے والوں کے لئے اجر ہے۔ مسیح موعود کو مانکر اسکو حاصل کرو اور دنیاوی عزت اور حشمت جاہ اور مال و رزق کا دینے والا تو خدا ہی ہے۔ پس اے ہموطن پیارو تم موجودہ زمانہ کی حالت دیکھکر اور مسیح موعود کے ماننے کی فرضیت اور تاکید شدید کو دیکھکر جماعت احمدیہ میں داخل ہو جاؤ۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

جلال الدین مولوی فاضل شمس سکہوانی

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر المشتہر علیؑ ... شائع ہوا